قال الله تعالی ورتل القرآن ترتیلا

الحمد لله والمنه که درین زمان برکت توامان رسالهٔ بے نظیر مقبول خاطر
هر صغیر و کبیر حاوی قراءة امام عاصم رحمة الله علیه بروایت حفص که دانستن
آن برائے قاریان هندوستان لابدیست از تالیف لطیف جناب مستطاب
حافظ محمد عبد الخالق صاحب خلف اکبر جناب حافظ امیر الدین صاحب باشندگان
قصبه دربهنگه محله دهاراج گنج من مضافات صوبه بهار بعون باری المسمّی به

نافع القاری

حسب فرمائش تاجر ذی وقار فضائل شعار جناب منشی محمد عبد الغنی صاحب و جناب
حافظ محمد عبد الواحد صاحب و جناب حافظ محمد عبد الجلیل صاحب سلمهم الله تعالی
باهتمام تام و بحسن الکلام عاجز محمد عبد القیوم بن جناب
حاجی محمد یعقوب صاحب تاجر کتب
کلکته

در مطبع قیومی کانپور مطبوع گردید

علیک وعلی
ویتم نعمته آل یعقوب

الحمد للہ والمنة کہ کتاب لاجواب نافع خلائق کاشف دقائق معین حفاظ کلام باری یعنی

۱۳۱۵

۱۸۹۸ء
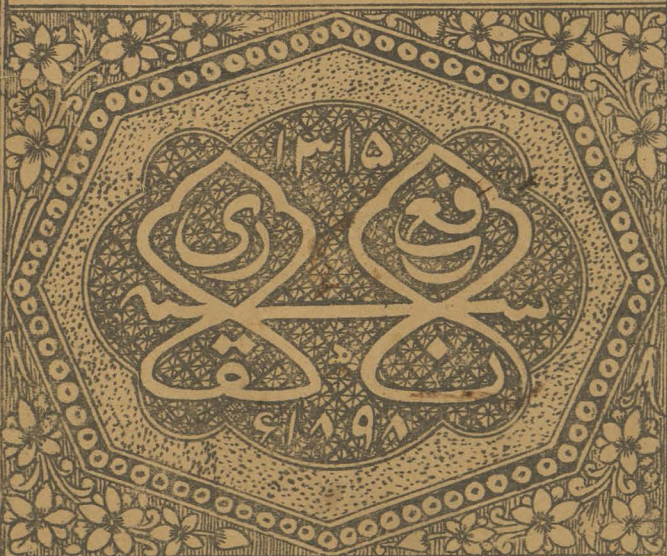
باہتمام احقر الانام عاجز محمد عبد القیوم بن حاجی محمد یعقوب صاحب تاجر کتب کلکتہ نمبر ۱۹

در مطبع فیوض [illegible] کانپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ
واصحابہ اجمعین اما بعد کمترین خلائق عاصی محمد عبد الخالق
خلف جناب حافظ امیر الدین صاحب دربھنگوی خوشہ چین جناب حاجی محدث حافظ
قاری عبد الرحمن صاحب مرحوم پانی پتی وجناب حافظ قاری پیر محمد صاحب مرحوم
لکھنوی کا عرض کرتا ہے - کہ عرصہ دراز سے اکثر شاگردان شائقان فن قرارت اِس
ہیچمدان کج مج زبان ژولیدہ بیان سے باصرار تمام یون عرض کنان تھے کہ ایک رسالہ
فن قرارت مین اُس قسم کا جسمین بیان اختلافات قرارت و وجوہ قرارات امام عاصم
رحمۃ اللہ علیہ کا بروایت حفص اور شمول اُسکی چند مسئلہ لابدی و قواعد ضروری
جو متعلق قرارت وتلاوت کے ہو تالیف کیا جاوے اور سبب کے سب لطریق

سوال و جواب کے ہون تا عند التلاوت ہم خوانندگان و جمیع عوام و بعض خواص
ہندوستان کو اختلاف قرارت و قواعد ضروری و مسئلہ لابدی پر امام موصوف
کے عبور و وقوف حاصل ہو پس ناچاریہ ناآشنا فن شریف کا اصرار و استبداد سے اُن
شائقین کے جمیع اختلافات قرارات امام ممدوح کو و نیز مسئلہ ضروری متعلقہ
تلاوت کو کتب معتبرہ مثل تیسیر و شاطبی و سراج القاری شرح شاطبی و غیث النفع و
مقنع و نشر القرارت و منہاج و اتحاف و سجاوندی و اتقان و قواعد القرآن وغیرہ
سے اقتباس کر کے بطور سوال و جواب کے جمع کر دیا اب خدمت مین ناظرین و
ماہرین اس فن شریف کے التجا ہی کہ رسالہ ہذا مین اگر کسی جگہ لوازمۂ بشریت سے
خطا سرزد ہوئی ہو تو مضمون اَلْاِنْسَانُ مُرَكَّبٌ مِّنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْيَانِ
پر خیال فرما کر زیورِ اصلاح سے مزین فرمائین سوال مذہب امام عاصم
رحمۃ اللہ علیہ مین بسم اللہ پڑھنا درمیان دو سورتون کے کئی طور سے جائز ہی
اور کیونکر جواب امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین بسم اللہ پڑھنا درمیان
دو سورتون کے از روے وقف و وصل کے سواے سورۂ برات چار طور پر ہی
پہلا اول وقف ثانی وقف جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
الٓمّٓ دوسرا اول وصل ثانی وصل جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ○ الٓمّٓ تیسرا اول وقف ثانی وصل جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ بِسْمِ
اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ الٓمّٓ چوتھا اول وصل ثانی وقف جیسے وَلَا

(۱)

الضَّآلِّیْنَ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ الٓـمّٓ لیکن یہ چوتھی وجہ مکروہ ہو
(۲) اور وہ پہلے تینون وجہین مقرور یعنی بہتر ۲ سوال امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے ذال
اِذْ اور دال قَدْ اور تاے تانیث اور لام قُلْ اور لام بَلْ اور ھَلْ کو کس کس
حرف مین ادغام کیا ہی جواب امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے ذال اِذْ کو
ذال اور ظار مین جیسے اِذْ ذَّھَبَ و اِذْ ظَّلَمُوْا و اِذْ ظَّلَمْتُمْ اور دال قد
کو تار اور دال مین جیسے قَدْ تَّبَیَّنَ لَکُمْ و قَدْ دَّخَلُوْا اور تاے تانیث ساکنہ کو
تار اور دال اور طار مین جیسے کَانَتْ تَّاْتِیْھِمْ و اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا و قَالَتْ
طَّآئِفَۃٌ اور لام قُلْ و بَلْ و ھَلْ کو رار اور لام مین جیسے قُلْ رَّبِّیْ
و قُلْ لَّکُمْ و بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ و بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا و فَھَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ
مگر کلمہ بَلْ رَانَ مین بلحاظ سکتہ کے اظہار کیا ہی اور مثال ھل کی لام کے
ادغام کی رار کے ساتھ سارے قرآن مین کہین نہین پائی جاتی ہی مگر غیر قرآن کے
(۳) ساتھ اہل عرب کی زبان پر پائی جاتی ہی جیسے ھَلْ رَّاَیْتَ رَبُّکَ ۳ سوال
کیا سبب ہی کہ لام قُلْ رَّبِّیْ اور بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ کا رار مین ادغام کیا گیا
اور رار اِغْفِرْ لِیْ اور اَنِ اشْکُرْ لِیْ کے لام مین ادغام نہین کیا گیا باوجودیکہ
دونون حرف متجانسین ہین جواب جاننا چاہیے کہ قُلْ رَّبِّیْ اور
بَلْ رَّفَعَہُ مین اول لام ساکن ضعیف ہی پھر رائے مدغم فیہ قوی بسبب صفت
تکریر کے اس سبب سے ادغام واجب ہوا اور اِغْفِرْ لِیْ و اَنِ اشْکُرْ لِیْ

مین حرف مدغم رار اول ساکن قوی واقع ہوئی - پھر لام مدغم فیہ ضعیف آیا پس
بلحاظ دُور ہو جانی صفت قوی کے حرف ضعیف مین ادغام نہین کیا گیا اور
قاعدہ ہی کہ حرف قوی حرف ضعیف مین ادغام نہین ہوتا اور ابو عمرو نے جو بروایت
سوسی اِس رار کو لام مین ادغام کیا ہی وہ جائز کے طور سے ہی واجب نہین سؤال (۴)
کلمۂ بَل سکتہ رَانَ در سورۂ مطففین اور وَقِیلَ مَن سکتہ رَاقٍ در سورۂ قیمہ ان دونون
لفظ مین حفص نے صرف سکتہ ہی کیا ہی یا ادغام بھی پڑھا ہی جواب اول
مین سکتہ کیا ہی اور ثانی مین سکتہ اور ادغام دونون لیکن اکثر قاریون کا عمل
سکتہ پر ہی سؤال حفص کے روایت مین ادغام لام اور رار کا بے غنہ ہی (۵)
منقول ہی یا غنہ کے ساتھ بھی جواب روایتِ حفص مین ساتھ لام اور
رار کے ادغام بے غنہ اور باغنہ دونون منقول ہین اور صحیح روایت کے
ساتھ ہین پس حفص کی روایت پڑھنے والے کو اختیار ہی چاہے ان دونون
حرفون مین ادغام بے غنہ پڑھے چاہے باغنہ مگر معمول بے غنہ کے ساتھ ہی
سؤال لفظ یَلْهَثْ ذٰلِكَ کا جو سورۂ اعراف مین واقع ہی حفص نے اسکو (۶)
ادغام کے ساتھ پڑھا ہی یا وقف مطلق پر عمل کیا ہی جواب حفص نے اس لفظ
مین وصلاً ادغام اور وقفاً اظہار کیا ہی اور لوگون کا معمول وقف پر ہی سؤال (۷)
لفظ یَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا مین جو سورۂ ہود مین واقع ہی عاصم کی قرارت
مین ادغام ہی ہی یا اظہار بھی جواب لفظ یَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا مین عاصم کی

قرارت مین ادغام واظہار دونون آئے ہین لیکن اظہار کی قرارت روایت شاذہ سے ہے
(۸) **سوال** حفص راوی امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ اور نٓ وَالْقَلَمِ کے نون ساکن کو فقط اظہار ہی کے ساتھ پڑھا ہے یا واؤ مین ادغام بھی کیا ہے **جواب** حفص نے ان لفظون کو اظہار اور ادغام دونون سے پڑھا ہے اور طریقۂ اظہار انکا کتاب تیسیر وشاطبی وہدیہ وغیث النفع سے ثابت ہوتا ہے اور طریقہ ادغام کتاب نشر وطیبۃ النشر واتحاف وغیرہ سے مگر اصح فک ادغام ہے
(۹) **سوال** حفص کے نزدیک تمام قرآن مین امالہ کے جگہ ہے **جواب** حفص کے نزدیک ساری قرآن مین امالہ ایک ہی جگہ ہے اور وہ سورۂ ہود مین لفظ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا کے رے کے کسرہ کے ساتھ واقع ہے اور امالہ محضہ سے ادا کیا جاتا ہے **فائدہ** جاننا چاہیے کہ امالہ کے معنی مائل کرنا زبر کا طرف زیر کے جسکو لٹکانا کہتے ہین تو زبر کو طرف زیر کے لٹکا دینا اس طور پر کہ نہ پورا فتحہ اور نہ پورا کسرہ پڑھا جاوے درمیان فتحہ اور کسرہ کے ہو۔ اور وہ دو قسم پر ہے اول امالہ محضہ دوسرا امالہ بین بین امالہ محضہ اوسکو کہتے ہین کہ میل دینا فتحہ کو طرف کسرہ کے نہ عین کسرہ مگر ہو قریب کسرہ سے اور امالہ بین بین سے مراد مائل کرنا فتحہ کو طرف کسرہ کے نہ عین کسرہ مگر یہ کہ قریب ہو فتحہ سے
(۱۰) **سوال** حفص نے سارے قرآن مین مثل این کثیر کے صلہ کے جگہ کیا ہے **جواب** حفص نے تمام قرآن مین خلاف قاعدہ

اپنی ایک ہی جگہ صلہ کیا ہی اور وہ سورہ فرقان مین لفظ فِيهٖ مُهَانًا کے ہ کے ساتھ واقع ہی اور صلہ کے معنی اشباع کرنا حرکت کا ہی اور اسکے دو حرف ہین اول واو دوسرے یے بعد ضمہ ہای ضمیر مضموم یا کسرہ ہاے ضمیر مکسور کی حالتِ وصل مین زیادہ کیجاتی ہین سؤال حفص نے تمام قرآن مین اجماع ہمزتین کو کہان کہان تحقیق پڑھا ہی اور کس کس جگہ تسہیل جواب حفص نے سارے قرآن مین اپنے اصول مذہب کے مطابق اجماع ہمزتین کو بالتحقیق پڑھا ہی مگر ایک جگہ اپنے قاعدہ کے خلاف لفظ ءَاَعْجَمِيٌّ مین ہمزۂ ثانی کو تسہیل کے ساتھ ادا کیا ہی اور وہ سورۂ اقوات مین واقع ہی اور معنی تسہیل کے نرم کرنا ہمزۂ ثانی کو مثل الف کے ہی (۱۱)

سؤال کلمۂ ءآلذَّكَرَيْنِ و ءآلْـٰٔنَ و ءآللّٰهُ اَذِنَ و ءآللّٰهُ خَيْرٌ جو اول دو سورۂ انعام مین اور ثانی دو سورۂ یونس مین اور ثالث و رابع ایک ایک سورۂ یونس و نمل مین واقع ہین حفص نے ان سبکو کس طرحسے پڑھا ہی تبدیل کے ساتھ یا تسہیل کے ساتھ جواب حفص نے ان سب مقامون مین تبدیل اور تسہیل دونون سے پڑھا ہی مگر تبدیل کو اولی فرمایا ہی کیونکہ اصل ان لفظون کی ءَالذَّكَرَيْنِ و ءَالْاٰنَ و ءَاللّٰهُ ہے (۱۲)

سؤال حفص نے سارے قرآن مین نقل حرکت ہمزہ کتنی جگہ کی ہی جواب حفص نے تمام قرآن مین نقل حرکت ہمزہ ایک ہی جگہ کی ہی اور وہ سورۂ حجرات مین لفظ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ کے لام الف کے ساتھ واقع ہی سنو اصل مین یہ لفظ (۱۳)

بِئْسَ الاِسْمُ تھا ہمزہ کی حرکت کو لام ماقبل سے بدل کر قاعدہ نقل کا
ثابت کر کے لام سے پڑھا اور الف کو اجتماع ساکنین کے لحاظ سے گرا دیا

(۱۴) سؤال لفظ یَبْصُطُ اور بَصْطَۃً اور اَلْمُصَیْطِرُوْنَ اور
بِمُصَیْطِرٍ جو اول سورۂ بقر اور دوسرا سورۂ اعراف اور تیسرا سورۂ طور اور چوتھا
سورۂ غاشیہ مین واقع ہی حفص نے اِن چارون لفظ مین کس کس کو سین اور
کس کس کو صاد سے پڑھا ہی جواب حفص نے منجملہ چارون لفظ کے اول اور
دوسری کو خالص بالسین پڑھا ہی اور تیسرے کو سین اور صاد دونون سے اور
چوتھی کو صاد خالص سے اور ایک روایت سے ان چارون لفظ کا پڑھنا نزدیک
اِنکے سین اور صاد دونون سے ثابت ہی مگر عمل اسپر نا جائز ہی

(۱۵) سؤال لفظ
بَسْطَۃً مین حفص کے نزدیک اختلاف ہی یا نہین جواب اس
لفظ مین جملہ قرا سبعہ کا اتفاق ہی کسیکو اختلاف نہین سب کے سب نے سین سے
پڑھا ہی بلا اختلاف مگر ابن حماز جو راوی ابو جعفر مین اس سین کو صاد سے ادا کیا ہی
اور یہ شاذ ہی عمل اسپر جائز نہین

(۱۶) سؤال لفظ بِاللّٰہِ الظُّنُوْنَا اور اَطَعْنَا
الرَّسُوْلَا اور فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا کا جو سورۂ احزاب مین واقع ہی حفص نے ان
تینون لفظ کو کے طور سے پڑھا ہی اور کیا سبب ہی کہ ان نون اور لامون پر ایک
ہی زبر ہی حالانکہ اس قسم کے لفظون پر غیر جگہون مین قرآن کے دو زبر واقع ہین
جواب حفص سے ان تینون لفظون کے ادا کرنے مین دو روایت

ہین اول حالتِ وقف مین الف کے ساتھ بسبب عایت رسم الخط کے دوسری
حالت وصل ہین بغیر الف کے بسبب لحاظ اس قاعدہ کے کہ جس لفظ کے ماقبل لام
تعریف کا ہو آخر اوسکی الف کا آنا منع ہی اور ایک زبر کا ہونا اور دو زبر کا نہ ہونا
یہ قاعدہ نحو سے ہی اور وہ یون ہی کہ جب اسم کے اول الف لام آوے تو اوس اسم
کے آخر فقط ایک زبر یا زیر یا پیش آتا ہی تنوین نہین آتی ہی اور اگر تنوین آوے
تو اوسکے اول الف لام نہین آتے کیونکہ یہ ہر دو عامل آپس مین ضد رکھتے
ہین پس دو ضد ایک جگہ جمع نہین ہوتی۔ جیسا کہ بمصداق اسکے کسی نحوی کا
شعر ہی **شعر** ایکجا پر دو حسین ہون مجتمع ممکن بھی ہی ÷ دیکھلو گر شمس ہوتا ہی قمر ہوتا
نہین ÷ پس الف لام ماقبل کے آنے کے سبب سے لام الف آخر پہ ایک ہی زبر دیا
گیا اور دوسری جگھون مین قرآن کے جو اس قسم کے لفظون پر دو زبر ہون تو ضرور
خیال کرلینا کہ اُن لفظون کے ماقبل الف لام ہرگز نہون گے **سوال** (۱۷) سورہ
رُوم کی اس آیت مین اَللّٰہُ الَّذِی خَلَقَکُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ
بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّۃً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّۃٍ ضُعْفًا ان تینون کلمہ ضُعْفٍ
وضُعْفًا کو حفص نے بضم ضاد ہی پڑھا ہی یا فتح سے بھی ادا کیا ہی **جواب**
حفص نے ان تینون جگھون کے ضاد کو ضمہ اور فتحہ دونون سے پڑھا ہی
اور فتحہ کو اوس نے عاصم رح سے روایت کیا ہی اور ضمہ کو فضل بن مرزوق سے
اور عمل اسی پر ہی **سوال** (۱۸) لفظ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰہُ کا جو سورہ نمل مین واقع ہی

(۱۷)

(۱۹)

حفص کے نزدیک گے طور سے پڑھا جاتا ہے **جواب** اول حفص نے
اس لفظ کو حالتِ وصل مین یاء کو فتحہ دیکر پڑھا ہے پھر حالتِ وقف مین دو طریقے
(١٩) سے ادا کیا ہے پہلے یاء کے سکون کے ساتھ بعدہٗ بحذف یاء **سوال**[١٩] الفاظ
سَلٰسِلَا اور قَوَارِيْرَا قَوَارِيْرَا کے جو سورۂ دہر مین واقع ہین حفص کے
نزدیک ان تینون لفظون کے پڑھنے مین کے طریقے ہین **جواب** حفص کے
نزدیک ان تینون لفظ کے پڑھنے مین تین تین طریقے ہین اول سَلٰسِلَا کو
حالتِ وصل مین بغیر الف کے پڑھتے ہین پھر حالتِ وقف مین دو طریقے سے
ادا کرتے ہین پہلے اوپر الف کے وقف کرتے ہین۔ بعد اوسکے الف کو ساقط
کر کے لام ساکن کے ساتھ پڑھتے ہین اور قَوَارِيْرَا قَوَارِيْرَا کو اول حالتِ
وصل مین دونون جگہ بے الف پڑھتے ہین۔ پھر حالتِ وقف مین اول پر اوپر
الف کے وقف کرتے ہین اور ثانی پر الف کو حذف کر کے راء ساکن کے ساتھ
(٢٠) وقف کرتے ہین **سوال**[٢٠] لفظ اَنْسٰنِيْهُ اور عَلَيْهُ اللّٰهَ کو جو اول سورۂ
کہف اور ثانی سورۂ فتح مین واقع ہین حفص نے باوجود موجود ہونے جوار یاء
کے جو متقاضی ہے کسرۂ ہا کے پڑھنے پر ضمۂ ہا سے کیون پڑھا **جواب** لفظ
عَلَيْهُ اللّٰهَ مین اول خیال روایت کیا کہ عاصم سے ضمۂ ہا کے ساتھ پہونچا
دوسرے اسم جلالہ کے تفخیم کی رعایت کی۔ اور اَنْسٰنِيْهُ مین فقط صحتِ
(٢١) روایت اور لغت بعض اہلِ عرب کا خیال کر کے برفع ہا پڑھا **سوال**[٢١]

سکتہ کسکو کہتے ہین اور تمام قرآن مین نزدیک امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے
کے ہین اور کہان کہان **جواب** سکتہ کہتے ہین دم لینے اور سانس نہ
توڑنے کو اور یہ بھی نزدیک وصل کے ہے اور اصل مین سکتہ ایک بیماری کو کہتے
ہین کہ مرتا نہین اور دم بند ہوجاتا ہے اسی طرح آیت پوری کرتے ہین اور دم نہین
لیتے پس یہ سکتہ سارے قرآن مین نزدیک امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی بروایت
حفص چار ہین پہلا سورۂ کہف مین اوپر الف عِوَجًا سکتہ کی حالتِ وصل مین
دوسرا سورۂ یٰسین مین اوپر الف مِنْ مَّرْقَدِنَا سکتہ کی حالتِ وصل مین تیسرا
سورۂ قیمتہ مین اوپر نون مَنْ سکتہ رَاقٍ کے چوتھا سورۂ تطفیف مین اوپر لام
بَلْ سکتہ رَانَ کے اور بروایت ابوبکرؓ پانچ پہلا اور دوسرا سورۂ اعراف
مین اوپر اَنْفُسَنَا سکتہ اور اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا سکتہ کے تیسرا سورۂ یوسف مین اوپر
عَنْ هٰذَا سکتہ کے چوتھا سورۂ قصص مین اوپر الرِّعَآءُ سکتہ کے پانچوان
مختلف سورۂ قٓ مین اوپر وَاسْتَمِعْ سکتہ کے سوائے اِن مواضع کے دیگر
سکتہ بروایتِ حفص و بکر قرآن مین نہین ہے کذا ذکر فی السجاوندی
ومنہاج وغیرہ **سوال** امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی قرارت مین اقسام مدّات کے
کتنی ہین اور نام ومثال ہر ایک کی کیونکر ہے **جواب** اقسام مدات کے
نزدیک امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے نو ہین اور نام ومثال ہر ایک کی یہ ہے اوّل
مدّ تمکین جیسے اُولٰٓئِكَ خَآئِفِيْنَ عَآئِدُوْنَ دوسری مدّ اصل جیسے سُوْٓءَ

جَیْٓءَ تیسری مدتبنیہ جیسے دُعَآءٍ و زَکَرِیَّآءَ یہ تینون قسم مدّ متصل کے ہین
چوتھی مدّ منفصل یعنی منفصل جیسے اِنَّآ اِلَیْکُمْ و مَالِیْٓ اَدْعُوْکُمْ پانچوین مدّ
سکون عارضی جیسے کَالْفُجَّارِ و نَسْتَعِیْنُ و فُرُوْجٍ چھٹی مدسکون وقفی
جیسے شَیْءٍ و مَوْتٍ و الصَّیْفِ ساتوین مدسکون لازمی یعنی اصلی جیسے
الٓمّٓ و الٓرٰ و الٓمّٓرٰ و طٰسٓمّٓ و طٰسٓ و حٰمٓ و صٓ و قٓ و نٓ
و کٓھٰیٰعٓصٓ و حٰمٓ عٓسٓقٓ آٹھوین مدسکون مدغمی جیسے دَآبَّةٍ و تَامُرُوْٓنِّیْ
و کَآفَّةً و وَلَا الضَّآلِّیْنَ نوین مدّ منقلب جیسے آلْئٰنَ و آلذَّکَرَیْنِ اور
(۲۳) یہ مدسارے قرآن مین چھ جگہ آئی ہین سوال ان جملہ قسم مدات مین سے
کون کون مد کے الف کے برابر کھینچے جاتے ہین جواب ان جملہ
اقسام مدات مین سے مدّ متصل و مدّ منفصل چار الف کے برابر کھینچے جاتے ہین اور
(۲۴) باقی تین الف کے برابر سوال مقدار کشش مد کی کیونکر ہو جواب جاننا
چاہیے کہ قُرّاء کی اصطلاح مین مدّ کی کشش کا طریقہ یون ہو کہ واسطے ایک الفی مد
کے ایک مرتبہ انگلی جھکائی جاتی ہو اور واسطے دو الفی کے دُو مرتبہ اور واسطے
سہ الفی کے تین مرتبہ اور واسطے چہار الفی کے چار مرتبہ علیٰ ہذا القیاس لیکن خیال
رہے کہ انگلی کے جھکانے و اوٹھانے مین نہ جلدی کیجائے نہ دیر۔ مگر اوسط
اور ایک طریقہ شناخت کشش مد کا یون بھی ہو کہ ایک انگلی کے عوض ایکبار
منھ کھولے اور دو انگلی کے عوض دو بار اور تین انگلی کے عوض تین بار

مُنھ کھولے اور بند کرے یا تین الف کے عوض تین بار۔ ہا۔ ہا۔ ہا کہے لیکن اسکے
(۲۵) ادا کرنے کا اندازہ بغیر سُننے اوستاد کامل سے یا ضبط کے دشوار ہی سوال[۲۵] مد
سکون غیر وقفی جسکو مدلین غیر وقفی بھی کہتے ہین سارے قرآن مین کے جگہ آئے
ہین جواب یہ مد سارے قرآن مین دو جگہ آئے ہین اول کٓھیٰعٓصٓ کے
عین مین دوسرے حٰمٓ عٓسٓقٓ کے عین مین سوائے ان دو جگھون کے اور کہین
(۲۶) نہین ہین سوال[۲۶] شروع آلِ عمران مین لفظ الٓمٓ ع اللّٰہ کو کس طور سے
پڑھنا چاہیے اور اسپر وقف کرنا چاہیے یا نہین جواب جاننا چاہیے
کہ اس لفظ کے پڑھنے مین جمیع قرا کا اتفاق یون ہی کہ الٓمٓ کے میم کو لفظ
اللّٰہ کے ساتھ وصل کرے اس طرح پر کہ میم مین جو دو میم ہین۔ سو میم اول ضم کیا
جاوے۔ یعنی ملایا جاوے ساتھ یا کے اور دوسرے میم کو فتحہ دیکر وصل کرے
بغیر مد کے کیونکہ مد کا ہونا واسطے رفع ساکنین کے تھا۔ اور اس جگہ فتحہ ہمزہ کا نقل
کرکے میم کو دیا گیا پھر ساکنین نرہا۔ اس جہت سے قصر اولی ہی اور شیخ حسین ابن
عثمان صاحب منہاج النشر نے کہا ہی کہ سکون اسکا لازمی ہی اور نقل اسکی عارضی
پس عارضی کو اعتبار نہین اسواسطے طول اولی ہی اور شیخ عبد اللہ فارسی نے اسمین
توسط جائز رکھا ہی اور اس عاجز کو بھی جناب حضرت قاری عبد الرحمن صاحب سے
طول و توسط پہونچا ہی۔ اور اسپر کوئی قاری وقف نہین کرتے سب کے سب
بالاتفاق میم کو لام مین وصل کرکے پڑھتے ہین اگر کوئی وقف کرے تو بھی جائز ہی

کسو واسطے کہ اسپر وقف جائز ہی لیکن وقف نہین کرنا اولی ہی واسطے موافقت

(۲۷) سب قاریون کے سوال[۲۷] لفظ لاتامنّا جو سورۂ یوسف مین واقع ہی

اسکی ادا کی صورت کیونکر ہی جواب لفظ لاتامنّا کا جو حفاظ مین

بالکل غلط مشہور ہی اسکے پڑھنے کی قرار سبعہ کے نزدیک دو طریقہ صحیح ہین اور

تیسرا غلط - اول یہ ہی کہ لاتامنّا ساتھ تشدید نون کے پڑھے اس طرح پر

کہ وقت ادا کرنے نون مشدد کے اشارہ ہونٹھون سے طرف ضمہ نون کے کرے

اور فقط ایک نون مشدد پڑھے اسکو اشمام کہتے ہین دوسرا طریقہ روم کا ہی وہ یہ ہی

کہ اصل مین لاتامنُنا پڑھے دونون سے پر پہلے نون مضموم کو بہت آہستہ

پڑھے اسقدر کہ جو بہت پاس ہو اور وہ ارادہ سُننے کا رکھتا ہو تو اوس نون مضموم

کو سُننے والا کچھ نہ سُنے اسکو روم کہتے ہین اور یہی بہتر و مشکل ہی بغیر سیکھے نہین آتا اور

پڑھنا اس کلمہ کا بغیر روم و اشمام کے قرار سبعہ کے نزدیک غلط ہی نرا لاتامنّا

(۲۸) ہرگز جائز نہین مگر عشر والون نے جو جائز رکھا ہی وہ شاذ کالمعدوم ہی سوال[۲۸] لفظ

بسطتّ و فرطتم و احطتّ و فرطتّ کو جو اول سورۂ مائدہ مین اور

دوسرا سورۂ یوسف مین اور تیسرا سورۂ نمل مین اور چوتھا سورۂ زمر مین واقع ہی کس

طرح ادا کرنا چاہیے صفت طا کے ادا کرنے مین باقی رکھے یا نہین جواب

ان چارون لفظ کو اس طرح تلفظ کرین کہ باوجود ادغام کے صفت استعلا و

اطباق کی باقی رہے اور تسفل و ہمس کے رعایت سے بخوبی ادا ہو جاوے

(۲۹) سوال ۲۹ لفظ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ کا جو سورہ مرسلات مین واقع ہی اسکے ادا کرنے کی صورت کیونکر ہی قاف کو کاف مین ادغام کامل کے ساتھ ادا کرے یا صفت استعلا کی باقی رکھکر ادغام ناقص کے ساتھ پڑھے جواب اس لفظ کے ابقائے صفت استعلا مین اختلاف ہی بعضون نے کہا ہی کہ صفت استعلا کو باقی رکھکر ادا کرے اور بعض نے قاف کے سکون کو ظاہر کرکے لیکن اولی وافضل اکثرین قرار کے نزدیک یہ ہی کہ صفت استعلائے قاف کے دور کرکے ادغام کامل کے ساتھ پڑھے

(۳۰) سوال ۳۰ کیا وجہ ہی کہ لفظ فَسَبِّحْهُ و یُسَبِّحْهُ مین کوئی قاری ادغام نہین کرتے باوجودیکہ حا اور ھا ہمخرج وہم صفات ہین جواب درمیان قرار کے ان دونون لفظ مین ادغام نہ کرنے کے وجہ یہ ہی کہ اول خاص حروف حلقی مین ادغام منع ہی دوسرے دونون حرف ضعیف ہین بہ سبب ہونے صفت مہموسہ اور رخوہ کے تیسرے بہ نسبت ہا کے حا قوی ہی پس جبکہ حرف مدغم قوی ہوا اور مدغم فیہ ضعیف تو اس حالت مین ادغام جائز نہین

(۳۱) سوال ۳۱ لفظ مِّنْ مِّصْرَ و عَيْنَ الْقِطْرِ کے را کو حالت وقف مین پُر پڑھنا چاہیے یا باریک جواب ان دونون جگہون کی را کے تفخیم و ترقیق پڑھنے مین اختلاف ہی لیکن اولی یہ ہی کہ مصر کے را کو بلحاظ فتحہ را کے پُر پڑھے اور القطر کے را کو بلحاظ کسرہ را کے باریک ادا کرے

(۳۲) سوال ۳۲ لفظ یَسْرِ کا جو سورہ والفجر مین واقع ہی حالت وقف مین را اسکی پُر پڑھی جائیگی یا باریک جواب جملہ

قرار نے اس راء کو حالتِ وقف مین تفخیم و ترقیق دونون سے پڑھا ہی مگر بلحاظ اسکے کہ یاء اس راء کے آخر سے محذوف ہی باریک پڑھنے کو اولی لکھا ہی سوال ۳۳ لفظ ارصاد و مرصادا و لبالمرصاد و قرطاس و فرقۃ و فرق کے راء کو پُر پڑھنا چاہیے یا باریک جواب اِن سب لفظون کے رے کو بہ سبب وقوع حرفِ استعلا مابعد اونکے پُر پڑھنا چاہیے مگر لفظ فِرق کے پُر پڑھنے مین اختلاف ہی بعضی حرفِ استعلا کی رعایت سے پُر پڑھتے ہین اور بعضی دونون طرف پہلے پچھلے زیر کے آنے کے لحاظ سے باریک کرتے ہین اور کہتے ہین کہ دونون طرف کے زیرون نے ملکر حرف استعلا کا مقابلہ کیا ہی اسلیے باریک پڑھنا چاہیے مگر معمول پُر پڑھنے کا ہوگیا ہی سوال ۳۴ لفظ یستصرخہ اور یصطرخون کے راء کو بھی پُر پڑھنا چاہیے یا نہین کیونکہ درمیان دو حرفِ استعلا کے یہ راء بھی واقع ہوئی ہی جواب اِن دونون لفظون کے رے کو ہرگز ہرگز پُر پڑھنا نہ چاہیے اسلیے کہ راء کے پُر پڑھنے کا مل حرفِ استعلا کے پاس حالت ساکن مین کیا گیا ہی اور یہ راء متحرک ہی پس اس راے متحرک کو باریک پڑھنا واجب ہی سوال ۳۵ کلمہ اِنِ ارتبتم و مَنِ ارتضیٰ و اَمِ ارتابوا و ارجِع و ارجعوا و ارجعی و الذی ارتضیٰ و ربِّ ارجعونِ و ربِّ ارحمہما اِن سب کلمون مین جو راء واقع ہین وہ پُر پڑھی جائینگی یا باریک جواب جاننا چاہیے کہ یہ جتنی راء

(۳۳)

(۳۴)

(۳۵)

عہ یہ لفظ قرآن شریف مین دو جگہ ہی ۱۲

ہین سب کسرۂ عارضی کے ساتھ واقع ہوئی ہین۔ اور کسرۂ عارضی کو اتنی قوت نہین جو اوس رآر کو باریک کر سکے اسلیے کہ اصل رار کی پر پیش ہے اور ماقبل رار سے ہمزۂ وصلی آگیا ہے۔ اور وصلی کی کچھ حقیقت نہین۔ اس سبب سے رآر اپنی اصل پر رہی اور یہ سب رار پر پڑھی گئین

(۳۶) **سوال**[۳۶] لام تعریف کا کس کس حرف مین ادغام ہوتا ہے اور کس کس حرف مین اظہار اور نام ان حرفون کے جنہین یہ لام ادغام اظہار ہوتا ہے کیا ہین **جواب** معلوم کرنا چاہیے کہ لام تعریف کا تیرہ[۱۳] حرفون مین مدغم ہوتا ہے اور وہ تیرہ[۱۳] حروف مدغم فیہ یہ ہین ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ن اور جنہین اظہار ہوتا ہے وہ یہ ہین ء ب ج ح خ ع غ ف ق ک ل م و ہ ی اور نام ان دونون مین سے اول کا حروف شمسی ہے اور دوسرے کا قمری اور وجہ تسمیہ شمسی اور قمری کی یہ ہے کہ جسطرح شمس کی شعاع ستارون کی روشنی کو چھپا لیتی ہے اوسی طرح یہ تیرہ[۱۳] حروف جب لام تعریف کے مابعد آتے ہین لام تعریف کو چھپا لیتے ہین جیسے اَلتَّآئِبُوْنَ[۱] وَالتَّوَّاب[۲] وَالدَّوَآبّ[۳] وَالذِّئب[۴] وَالرَّحِیْم[۵] وَالزَّانِیَة[۶] وَالسَّیِّاٰت[۷] وَالشَّیْطٰن[۸] وَالصّٰلِحِیْن[۹] اَلضَّآلِّیْن[۱۰] وَالطَّیِّبٰت[۱۱] وَالظّٰلِمِیْن[۱۲] وَالنَّاس[۱۳] اور قمر کو یہ قوت نہین کہ ستارون کی روشنی کو چھپا لے پس اسی طرح باقی پندرہ[۱۵] حروف ہین جو بعد لام تعریف کے آتے ہین اور لام تعریف کو چھپا نہین سکتے ہین۔ جیسے وَبِالْاٰخِرَۃِ[۱]

اَلْبُیُوْتَ ٧ وَالْجَاھِلِیْنَ ٨ وَاَلْحَیُّ ٩ وَالْخَوْفُ ١٠ وَالْعَلِیْمُ ١١ وَالْغَنِیُّ ١٢ وَالْفَسَادُ ١٣

الْقَارِعَةُ ١٤ وَالْکُنُوْزُ ١٥ وَبَعْدَ الَّذِیْ ١٦ وَالْمَاءُ ١٧ وَالْوَلَایَةُ ١٨ وَالْھٰلِکِیْنَ ١٩ وَالْیُسْرُ

پس اس جگہ سمجھ لینا چاہیے کہ لام تعریف کو اول مین اون اٹھائیس حروف

مذکورہ کے ستارہ گردانا اور تیرہ ١٣ حروف مُدغم فیہم کو اون مین سے شمس اور

پندرہ ١٥ حروف مظہرہ کو قمر جانا جیسا کہ کسی نے کہا ہی **شعر** کوکبِ لام ست

ظاہر با قمر + چون برآید شمس نبود جلوہ گر + **سوال** ٣٢ لفظ اَنَا کا جو سارے (٢٧)

قرآن مین مفروش ہی تلاوت مین الف کے ساتھ قرارۃ کیا جاتا ہی یا بدون

الف اور اس لفظ کے ادا مین کسی قاری کا اختلاف بھی ہی یا نہین اور یہ لفظ

سارے قرآن مین کتنے مقام پر آیا ہو اور کہان کہان کس کس سورہ مین **جواب**

جاننا چاہیے کہ الف اَنَا کا جو ضمیر واحد متکلم کی ہی سارے قرآن مین نزدیک

سب قاریون کے پڑھا نہین جاتا ہی سبب یہ کہ قرآن مین ایسی بہت سی خبرین

ہین کہ لکھنے مین ہین پڑھنے مین نہین جیسے وَاَوْ اُولٰٓئِکَ وَ اُولِی وَ اُولَات

کی مگر یہ الف بھی خالی فائدہ سے نہین۔ کیونکہ حالتِ وقف مین جملہ قراء اس

الف پر وقف کرتے ہین اور امام نافع مدنی اس اَنَا کے الف کو درصورت

آنے ہمزہ مفتوحہ و مضمومہ و مکسورۂ مابعد اوسکی کے مدِ منفصل جائز قرار دیکر

الف اَنَا کو وصلاً و وقفاً باثباتِ الف مع المد پڑھتے ہین اور یہ نزدیک انکے

تمام قرآن مین پندرہ مقام پر ہین اول سورہ بقر مین اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ ط

دوسرا سورۂ انعام مین اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ تیسرا سورۂ اعراف مین اَنَا اَوَّلُ
الْمُؤْمِنِیْنَ چوتھا اور پانچوان سورۂ یوسف مین اَنَا اُنَبِّئُکُمْ و اَنَا اَخُوْكَ
چھٹا اور ساتوان سورۂ کہف مین اَنَا اَکْثَرُ و اَنَا اَقَلَّ آٹھوان اور نوان
سورۂ نمل مین اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ وَ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ
اَنْ یَّرْتَدَّ دسوان سورۂ غافر مین وَ اَنَا اَدْعُوْکُمْ گیارھوان سورۂ زخرف مین
فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ بارھوان سورۂ ممتحنہ مین وَ اَنَا اَعْلَمُ اور یہ سب حالتِ
فتحہ وضمہ مین بالاتفاق ہین باقی تین جگھون پر جو حالتِ کسرہ مین ہین باختلاف
یعنی مع المد والقصر دونون اور یہ بروایت قالون مشہور ہین اول سورۂ اعراف
مین اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ دوسرا سورۂ شعرا مین
اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ تیسرا سورۂ احقاف مین وَمَا اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ
مُّبِیْنٌ پس سوائے ان پندرھون مقامات کے سب مقامون پر جملہ قرار
کے ساتھ حذف الف مین شریک ہین اور سارے قرآن مین یہ لفظ اڑسٹھ
جگھون پر واقع ہے دو سورۂ بقر مین اور ایک آلِ عمران اور ایک مائدہ مین اور
چار انعام مین اور چار اعراف مین اور تین یونس مین اور چار ہود مین اور آٹھ
یوسف مین اور ایک ابراہیم مین اور دو حجر مین اور ایک نحل مین اور تین کہف
مین اور ایک مریم مین اور چار طٰہٰ مین اور تین انبیاء مین اور ایک حج مین اور
ایک مومنون مین اور تین شعرا مین اور چار نمل مین اور ایک قصص مین اور

ایک عنکبوت مین اور چار ص مین اور ایک غافر مین اور ایک فصلت
مین اور دو زخرف مین اور ایک احقاف مین اور ایک قٓ مین اور
ایک مجادلہ مین اور ایک ممتحنہ مین اور ایک ملک مین اور ایک نازعات مین اور ایک
کافرون مین بس اب اس جگہ سمجھ لینا چاہیے کہ کوئی شبہہ ان
مقامون مین نہ کرے کہ مثل اَنَا کے یہ سب مقام بھی ہین جیسا کہ سورۂ
آلِ عمران کے بارھوین رکوع مین اَنَامِلَ جو جمع ہے انملہ کی
معنے مین اُنگلی کے اور اَنَاسِیَّ جو سورۂ فرقان کے پانچوین رکوع
مین معنے مین جمع انسان کی ہے اور اَنَابُوْا جو جمع ہے اَنَاب کی
معنے مین پھر جانے کے یہ سورۂ زمر کے دوسرے رکوع مین ہے اور جَاۗءَنَا
وَلِقَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَنَا اور مثل اسکے کہ اصل جاء و لقاء و ابناء ہے نون الف جمع کا ہے
اور جو اَنَا بغیر الف کے پڑھتے ہین وہ ضمیر واحد متکلم کی ہے معنی اسکے مین کی ہوتی ہے
جسطرح وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ و اَنَا نَذِیْرٌ وغیرہ کے **سوال** لفظ لٰکِنَّا (٣٨)
هُوَ اللّٰهُ جو سورۂ کہف مین ہے اصل مین وہ لفظ کیا ہے اور کیونکر پڑھا جاتا ہے
جواب یہ لفظ اصل مین لٰکِنْ اَنَا تھا پس ہمزہ کو حذف کرکے اوسکی
حرکت نونِ ماقبل کو دیا تو لٰکِنَنَا ہوا پھر نونِ اول کو ساکن کرکے نونِ ثانی
مین ادغام کیا لٰکِنَّا ہوا پس چاہیے کہ اس لفظ کو ادا کرتے وقت قاعدہ
اَنَا پر حمل کرکے بدونِ الف پڑھین جیسا کہ سواے ابن عامر قاری کے جملہ

(۳۹) قرار نے پڑھا ہی سوال قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ اور قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ جو اول سورہ انعام مین اور دوسرا سورہ یوسف مین ہی ان کی ادا کی صورت کیونکر ہی اور یہ دونون لفظ اصل مین کیا ہین جواب جاننا چاہیے کہ اول لفظ اصل مین قَالَ اللّٰهُ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ اور دوسرا قَالَ يَعْقُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ تھی اور حقیقت انکے ادا کے درمیان قرار کے یون ہی کہ فتحہ لامین کو مخفف کر کے حروف مدغم فیہما مین ساتھ آواز غلیظ کے نغمہ دیوے تا معلوم ہو کہ مقدر ہین انکے لفظ اللّٰه اور يعقوب کے ہین

(۴۰) سوال لفظ ثَمُوْدَ کا الف کے ساتھ سارے قرآن مین کے جگہ ہی اور یہ الف پڑھنے مین آتا ہی یا نہین جواب یہ لفظ سارے قرآن مین الف کے ساتھ چار جگہ ہی اول سورہ ہود کے چھٹے رکوع مین اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ دوسرا سورہ فرقان کے چوتھے رکوع مین وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ تیسرا سورہ عنکبوت کے چوتھے رکوع مین وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ چوتھا سورہ نجم کے تیسرے رکوع مین وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى اور یہ الف لکھنے مین ہی پڑھنے مین نہین مگر لکھنا بھی اس الف کا خالی فائدہ سے نہین کیونکہ نافع وابن کثیر وابو عمرو وابن عامر وابو بکر وکسائی نے ان جگھون مین تنوین سے پڑھا ہی

(۴۱) سوال کلمہ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ وَذَاقَا الشَّجَرَةَ وَدَعَوَا اللّٰهَ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَقِيْلَ ادْخُلَا

النّار وغیرہ مین جو الف تثنیہ کا ہی وہ حالتِ وصل مین پڑھا جائیگا
یا نہین اور اسکے پڑھنے نہ پڑھنے کا ثبوت کون کتاب سے ہی **جواب**
جاننا چاہیے کہ ان سب کلمون مین سے چار کلمہ ذاقا الشجرۃ و دعوا اللہ
ربہما و استبقا الباب و قالا الحمد للہ کے الف پڑھنے کا ثبوت
کتاب جزرنیۃ الروایت سے ثابت ہی اور اُس نے یون لکھا ہی کہ اس الف کو ادا
کرتے وقت بڑھا کر پڑھے چنانچہ اس عاجز کو بھی ان چار جگہون سے تین
جگہ اساتذہ سے یون ہی پہونچا ہی۔ کہ اس الف کو مقدار چوتھائی الف کے
کھینچکر پڑھے لیکن کتب سندی مثل سراج القاری شرح شاطبی و نشر۔ ومقدمہ
سجاوندی وغیرہ سے یون ثابت ہوتا ہی کہ یہ الف حالتِ وصل مین بوجہ
التقاے ساکنین کے ساقط کردیا جائیگا اور وقف کی حالت مین ثابت رہیگا
الغرض ان سب مین سے کسی نے نہین لکھا کہ ذرا بڑھا کر پڑھے اسلیے باتباع
کتب سندی کی حالتِ وصل مین پڑھنا اس الف کا جائز نہین **سوال** (۴۲)
لفظ کلّا تمام قرآن مین کتنی جگہ ہی اور کہان کہان کے کلّا پر وقف کرنا
چاہیے اور کہان کہان پر نہین **جواب** جاننا چاہیے کہ لفظ کلّا کا
سارے قرآن مین تینتیس ۳۳ جگہون پر وارد ہی اور وہ سب آخر نصف قرآن مین
ہین اول نصف مین نہین اور اس لفظ کلّا پر وقف و وصل کرنے مین مطابق
تحریر امام ابو عمرو دانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مقنع مین درمیان علماے

قرارۃ کے نہایت سخت وطول بحث ہی اور حاصل وقرار داد اوس بحث کی یہ ہی کہ
سات جگہون پراوپر کَلَّا کے بالاتفاق وقف کرنا چاہیے ۲ دو جگہہ سورۃ مریم
مین عَھْدًا کَلَّا اور عِزًّا کَلَّا پر اور ایک جگہہ سورۃ مومنون مین
فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا پر اور دو جگہہ سورۃ شعرا مین اَنْ يَّقْتُلُوْنَ قَالَ
كَلَّا اور اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ قَالَ كَلَّا پر اور ایک جگہہ سورۃ سبا مین
شُرَكَآءَ كَلَّا پر اور ایک جگہہ سورۃ مدثر مین اَنْ اَزِيْدَ كَلَّا پر اور
گیارہ جگہہ اختلاف ہی سورۃ معارج مین يُنْجِيْهِ كَلَّا اور جَنَّةَ نَعِيْمٍ
كَلَّا پر اور مدثر مین صُحُفًا مُّنَشَّرَةً كَلَّا اور الْاٰخِرَةَ كَلَّا
پر اور قیمہ مین اَيْنَ الْمَفَرُّ كَلَّا پر مگر ان دونون پچھلون جگہ مین وقف
اولی ماقبل ہی نہ اوپر کَلَّا کے اور سورۃ عبس مین تَلَهّٰى كَلَّا پر تکرار اور
سورۃ تطفیف مین اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ كَلَّا پر تکرار اور سورۃ فجر مین اَهَانَنِ
كَلَّا پر تکرار اور حُبًّا جَمًّا كَلَّا پر تکرار اور سورۃ علق مین سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ
كَلَّا پر تکرار اور سورۃ ہمزہ مین اَخْلَدَهٗ كَلَّا پر تکرار پس ان چھ
جگہون مین تکرار وقف ماقبل اور وصل کَلَّا کے بہت ہی مگر دونون ساوی
ہین خواہ ماقبل انکے وقف کرے خواہ اوپر کَلَّا کے اور سوا ان مقامات
مذکورہ کے جتنے کَلَّا کے لفظ ہین سب وصل کے ساتھ پڑھے جاتے ہین
سوال ۴۳ امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی قرارۃ مین سورۃ ہود کے تیسرے رکوع

(۴۳)

مین لفظ الیٰ قومِہٖ ز ق لا پر وقف کرنا چاہیے یا نہین جواب
امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی قراءۃ پڑھنے والے کو اسپر وقف کرنا ضرور چاہیے
اسلیے کہ یہان لفظ قومہٖ پر تین رمزین لکھی گئی ہین اور وہ احتمال قراءتین
کی نظر سے ہین یعنی عاصم و نافع وغیرہ ز و ق پر عمل کرکے لفظ قومہٖ پر وقف
کیا ہی اور اوسکے مابعد اِنّی لکم کو بکسر الف پڑھا ہی اور رمز لا پر ابن کثیر و
ابو عمرو وغیرہ عمل کرکے اَنّی لکم کو بفتح الف پڑھا ہی کذا ذکر
فی السجاوندی سوال ۴۴ سورۂ انعام کے اُنیسوین رکوع کی ابتدا مین الّا
تشرکوا بہٖ شیئًا پر وقف کرنا چاہیے یا نہین جواب اس لفظ شیئًا
پر ضرور وقف کرنا چاہیے اسواسطے کہ شیخ طیفور السجاوندی رحمۃ اللہ علیہ نے
مقدمۂ سجاوندی قوفی مین اپنی اس لفظ پر وقف مطلق لکھا ہی اگرچہ اکثر
قرآنون مین اس لفظ پر وقف مطلق لکھا نہین ہی مگر عمل قرار و حفاظ محققین کا
حسب مقدمہ کے وقف مطلق پر ہی سوال ۴۵ سورۂ رعد کے پہلے رکوع مین
لفظ عمادٍ واحدٍ قف لا پر وقف کرنا چاہیے یا نہین جواب اس لفظ
واحدٍ قف پر ضرور وقف کرنا چاہیے کیونکہ اسمین بھی احتمال قراءتین ہی اور مستند
قرآنون مین اس لفظ پر قف ولا دونون مرسوم ہین پس ہمارے امام حفص
اور قاری امام نافع و ابن کثیر وغیرہ نے قف پر عمل کرکے لفظ عمادٍ واحدٍ قف
پر وقف کیا ہی اوسا اوسکے مابعد ونفضّل کو نون سے پڑھا ہی اور حمزہ و کسائی

(۴۴)

(۴۵)

رمز لا پر عمل کر کے لفظ واحِدًا کو وصل کے ساتھ پڑھکر وَنُفَصِّلُ کو
(۴۶) وَيُفَصِّلُ یا کے ساتھ پڑھا ہے کذا فی السجاوندی سوال ۴۶ سورہ
حج کے چھٹے رکوع مین جو لفظ صَلَوٰتٌ کا واقع ہی اوسپر وقف کرنا چاہیے
یا نہین جواب اس لفظ صَلَوٰتٌ پر اگرچہ قرآنون مین علامت
وقف کی نہین ہی مگر وقف کرنا اس جگہہ پر اولی ہی کیونکہ حضرت جبرئیل علیہ
السلام نے اسپر وقف کیا ہی جیسا کہ ذکر کیا اسکو صاحب دُرۃ الفرید و
(۴۷) سجاوندی وغیرہ نے سوال ۴۷ لفظ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ کا جو سورہ
یونس کے ابتدا مین واقع ہی آسپر وقف کرنا اولی ہی یا وصل جواب
اس لفظ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ پر شیخ طیفور السجاوندی قدس اللہ روحہ نے
مقدمہ سجاوندی مین اپنے وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہی اور علامت
وقف مطلق کی بھی دی ہی اسلیئے باتباعِ وقفِ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم
کے وقف کرنا اس جگہ پر موجب حصول اجر جمیل و سعادت جزیل ہے
(۴۸) سوال ۴۸ سورہ شوری مین جو لفظ مَا تَفْعَلُوْنَ کا واقع ہی اسپر وقف کرنا چاہیے
یا وصل جواب اس لفظ پر وقف کرنا چاہیے کیونکہ حفص و حمزہ و کسائی نے
تاے خطاب پڑھکر اسپر وقف کیا ہی اور ابوبکر و باقی قراء نے اس لفظ کو یاے
غیبتہ سے پڑھکر وصل کے ساتھ ادا کیا ہی جیسا کہ عبارت سجاوندی سے ظاہر
ہوتا ہی الوقف علیہ لمن قرأ بالخطاب وھو حفص وحمزہ

وکسائی والوصل لمن قرأ بالغیبۃ وھو ابو بکر والباقون

(۴۹) سوال حفص کی روایت پڑھنے والے کو سورۂ جن کے تیرہ[۱۳] آیتون پر جو اول اون آیتون کا وَاَنَّہٗ تَعَالٰی اور انتہا وَاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ ہی وقف کرنا چاہیے یا نہین جواب جاننا چاہیے کہ آن تیرہ آیتون پر سورۂ جن کے امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے دونون شاگرد ابو بکر وحفص کے درمیان احتمال قرا‌ءتین مابعد کی جہت سے وقف ووصل کرنا کتب وقوف مین یون بیان کیا گیا ہی کہ ابو بکرؒ نے ان تیرہ جگہون کی ہر آیت پر وقف کیا ہی اور مابعد کی لفظ وَاَنَّہٗ وَاَنَّھُمْ وَاَنَّا وغیرہ کو بکسر الف پڑھا ہی اور حفص نے ہر معدود آیتون کو وصل کر کے الف مابعد کو فتحہ سے ادا کیا ہی لیکن حالتِ اضطراری یعنی در صورت یاری نہین دینے سانس کے نزدیک انکے وقف کرنا بھی جایز رکھا گیا ہی از سجاوندی وقواعد القرآن

(۵۰) سوال کلام مجید مین سجدۂ تلاوت کتنی جگہ ہین اور کہان کہان کس کس سورہ اور کس کس آیت پر جواب سجدۂ تلاوت تمام قرآن مین چودہ[۱۴] ہین سوا سورۂ حج کے آخر کے کہ وہ نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہی اور تفصیل مواضع سجدات کے یہ ہی اول[۱] سورۂ اعراف کے آخر آیت وَلَہٗ یَسْجُدُوْنَ پر دوسرا[۲] سورۂ رعد مین وَالْاٰصَالِ پر تیسرا[۳] سورۂ نحل مین مَا یُؤْمَرُوْنَ پر اور نزدیک بعضون کے لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ونیز دَاخِرُوْنَ پر مگر قول صحیح اول پر ہی چوتھا[۴]

سورۂ بنی اسرائیل مین خُشُوعًا پر اور نزد بعض کے لَمَفعُولًا پر مگر
قول پہلا صحیح پانچوان سورۂ مریم مین بُکِیًّا پر۔ چھٹا سورۂ حج مین
مَا یَشَاءُ پر ساتوان سورۂ فرقان مین نُفُورًا پر آٹھوان سورۂ نمل
مین العَظِیْمِ پر اور بقول بعض تُعْلِنُوْنَ پر مگر قول اول بہتر نوان سورۂ
آلٓمٓ سجدہ مین وَهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ پر دسوان سورۂ صٓ مین وَحُسْنَ
مَآب پر اور بعض کے نزدیک اَنَابَ پر مگر اول صحیح گیارھوان سورۂ
حٰمٓ سجدہ مین لَا یَسْئَمُوْنَ پر اور بقول بعض اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ پر
مگر حکم اول اولی بارھوان سورۂ نجم مین ختم آیت وَاعْبُدُوْا تیرھوان
سورۂ انشقاق مین لَا یَسْجُدُوْنَ پر چودھوان سورۂ علق مین وَاقْتَرِبْ
پر سوال ۵۱ ان سب سجدون مین کس کس سورۂ کا سجدہ فرض ہے اور کس کس کا (۵۱)
واجب اور کس کس کا سنت جواب منجملہ اُن چودہ سجدون کے سات
سجدے رعد۔ نحل۔ اسرار۔ حج۔ فرقان۔ الم سجدہ۔ حٰم سجدہ کے فرض ہین
اور تین اعراف۔ مریم۔ صاد کے واجب۔ اور چار نمل۔ نجم
انشقاق۔ علق کے سنت لیکن صحیح قول یہ ہے کہ یہ سب سجدے نزدیک
جمہور کے واجب ہین سوال ۵۲ سارے قرآن مین جو سولہ معانقے (۵۲)
علمائی متقدمین کے نزدیک اور اٹھارہ علمائی متاخرین کے نزدیک ہین
اُن سب مین علمائی دین و قرار محققین نے کس کس لفظ پر وقف کرنے کو

اولی فرمایا ہی جواب جاننا چاہیے کہ اول معانقہ عند المتقدمین پر
وقف کرنے کا حال بیان کیا جاتا ہی کہ کس کس لفظ پر وقف کرنا اولی ہی
اول بقر مین الی التھلکۃ سے واحسنوا پر اولی دوسرا آل عمران مین
اجر المؤمنین پر اولی القرح سے تیسرا مائدہ مین تؤمن قلوبھم
پر اولی ومن الذین ھادوا سے چوتھا اعراف مین جاثمین سے
کان لم یغنوا فیھا پر اولی پانچوان سورہ توبہ مین المنفقون پر اولے
اھل المدینۃ اور علی النفاق سے چھٹا سورہ ابراہیم مین و ثمود سے
والذین من بعدھم پر اولی ساتوان فرقان مین واحدۃ پر اولے
کذلک سے آٹھوان پھر اوسی فرقان مین خبیرا سے علی العرش
پر اولی نوان سورہ شعرا مین منذرون سے ذکری پر اولی دسوان
احزاب مین عورۃ پر اولی بعورۃ سے گیارھوان زخرف مین حم پر
اولی المبین سے بارھوان دخان مین حم پر اولی المبین سے
اور کہا بعضی نے اسجگہ المبین پر اولی تیرھوان قتال مین اوزارھا سے
ذلک پر اولی چودھوان طلاق مین الباب سے امنوا پر
اولی پندرھوان قلم مین زعیم سے شرکاء پر اولی اور کہا بعضون نے
زعیم پر اولی سولھوان مدثر مین الیمین سے فی جنات پر اولی اب
بیان معانقہ عند المتاخرین پر وقف کرنے کا سنا چاہیے کہ کس کس پر وقف

کرنا مختار و اولیٰ ہے اوّل بقرہ میں لاریب صلے سے فیہ ج پر اولیٰ دوسرا
حیوٰۃ ج پر ومن الذین اشرکوا سے تیسرا تھتدون ۵ سے مالم تکونوا
تعلمون ۵ پر اولیٰ چوتھے آل عمران میں محضرا صلے سے وما عملت من سوء ج
پانچویں مائدہ میں النادمین صلے سے من اجل ذلک ج پر اولیٰ چھٹے
اعراف میں لاتاتیھم ج پر اولیٰ کذلک ج سے ساتویں ایضاً قالوا بلیٰ ج سے
شھدنا ج پر اولیٰ آٹھویں ایضاً من الخیر صلے سے وما مسنی السوء ج
پر اولیٰ نویں ہود میں ھذا ط سے فاصبر ط پر اولیٰ دسویں فرقان میں
اخرون ج سے وزورا ۵ پر اولیٰ گیارھویں قصص میں البکما پر اولیٰ
بایتنا سے بارھویں احزاب میں الا قلیلا ۵ صلے سے ملعونین پر اولیٰ
تیرھویں مومن میں یصرفون صلے سے رسلنا پر اولیٰ چودھویں دخان میں
طعام الاثیم صلے سے کالمھل ج پر اولیٰ پندرھویں فتح میں التورٰیۃ صلے سے
فی الانجیل قف پر اولیٰ سولھویں ممتحنہ میں اولادکم ج سے یوم القیمۃ ج
پر اولیٰ سترھویں انشقاق میں ان یحور ۵ سے بلیٰ ج پر اولیٰ وقیل یحور پر
اولیٰ اٹھارہویں قدر میں من کل امر سلام پر اولےٰ از مدلل اور صاحب
خلاصہ وسجاوندی ودرۃ الفرید کے اقوال سے نزدیک بعض قراء کے
نہ امر پر وقف ہے نہ سلام پر اور بعضی کہتے ہیں کہ امر پر وقف کرنا
چاہیے اور ربھم اور سلام پر نہیں مگر مختار قرار کا اوپر سلام کے ہے

(۵۳) سوال ۵۳ قاریون نے قرآن مین کتنی جگہ بسم اللہ کو سورہ سے وصل کرکے پڑھا ہی اور کتنی جگہ فصل کرکے اور وہ کون کون سورہ ہی جواب جاننا چاہیے کہ قاری قرآن کو تمام قرآن مین بسم اللہ کو سورہ آئندہ سے وصل فصل کرکے پڑھنے مین اختیار ہی چاہے وصل کے ساتھ پڑھے چاہے فصل کے ساتھ لیکن گیارہ سورتون مین وصل کرکے پڑھنا اولی ہے اور نو سورتون مین فصل کرکے انسب اور وہ گیارہ سورے جنمین وصل اولی ہی یہ ہین فاتحہ انعام - کہف - انبیاء - سبا - فاطر - قمر - رحمن - حاقہ علق - قارعۃ اور نو سورہ فصل کے یہ ہین - قتال - قیمۃ عبس - تطفیف - بلد - بینہ - تکاثر - ھمزہ - لہب

(۵۴) سوال ۵۴ وقت تلاوت کے سارے قرآن مین کس کس سورہ و آیت کے آخر پر کون کون لفظ کہنا مسنون ہی جواب جاننا چاہیے کہ اول بعد ختم سورۂ فاتحہ و سورۂ بقر کے آمین کہنا مسنون ہی اور بعد ختم سورۂ اسراء کے اللہ اکبر کہنا - اور بعد ختم سورۂ واقعہ و حاقہ کے سبحان ربی العظیم کہنا باخلاف صوت کے اور بعد ختم سورۂ ملک کے اللہ یاتینا بہ وھو رب العلمین اور بعد ختم سورۂ قیمہ کے بلی وعزۃ ربنا اور بعد ختم سورۂ مرسلات کے امنا باللہ تعالی اور پہلی شروع سے سبح اسم کے سبحان ربی الاعلی اور بعد از ونفس وما سویہا کے اللھم

اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰیھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ
وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا اور آخر سورہ والتین کے بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ
مِنَ الشّٰھِدِیْنَ کہے رواہ ابو داؤد **سؤال** تکبیر کہنا ختم قرآن کے
وقت واجب ہی یا سنت یا مستحب اور کس سورہ سے تکبیر کہنا چاہیے کون
کون لفظ کے اضافہ کے ساتھ اور کس طور سے اور سبب تکبیر کہنے کا کیا ہی
جواب جاننا چاہیے کہ تکبیر کہنا ختم قرآن کے وقت سنت ہی بقول
اکثر آخر والضحیٰ سے اور بقول بعض آخر واللیل سے والناس تک اس طرح پر
کہ جسکی آخر ساکن ہو بدلے اوس ساکن کو کسرہ سے اور وصل کرے اللّٰہُ
اکبرُ کے لام مین جیسے فَحَدِّثِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور فَارْغَبِ اللّٰہُ اَکْبَرُ
اور وَاقْتَرِبِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور اگر ایک زبر یا ایک زیر یا ایک پیش ہو
تو اوس زبر زیر پیش کو اوسی حالت سے اللّٰہُ اَکْبَرُ کے لام مین ملاوے
جیسے اَلْحٰکِمِیْنَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْمَاعُوْنَ اللّٰہُ اَکْبَرُ
اِذَا حَسَدَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْفَجْرِ اللّٰہُ اَکْبَرُ عَنِ النَّعِیْمِ اللّٰہُ
اَکْبَرُ بِالصَّبْرِ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِیَ دِیْنِ اللّٰہُ اَکْبَرُ ھُوَ
الْاَبْتَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَالنَّاسِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور اگر تنوین ہووے تو نون تنوین جسکو
نون قطنی بھی کہتے ہین کسرہ دیوے جیسے لَخَبِیْرٌ نِ اللّٰہُ اَکْبَرُ
حَامِیَۃٌ نِ اللّٰہُ اَکْبَرُ مُّمَدَّدَۃٍ نِ اللّٰہُ اَکْبَرُ مَاکُوْلٍ نِ اللّٰہُ

اَکۡبَرُ خَوۡفٍ اِللّٰہُ اَکۡبَرُ تَوَّابًا اِللّٰہُ اَکۡبَرُ مِنۡ مَّسَدٍ اِللّٰہُ اَکۡبَرُ اَحَدُ اِللّٰہُ اَکۡبَرُ اور اگر ہای ضمیر ہو تو صلہ کو حذف کرکے ہائے ضمیر کو خالص پیش کے ساتھ اللہُ کے لام مین ملاوے جیسے لِمَنۡ خَشِیَ رَبَّہٗ اللّٰہُ اَکۡبَرُ وَشَرًّا یَّرَہُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ بس اور طریقہ اضافہ تکبیر کا آخر سورہ کے مختار و معمول بہ یون ہی کہ وَالضُّحٰی ۔ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ وَالتِّیۡنِ ۔ اِقۡرَاۡ ۔ لَمۡ یَکُنۡ ۔ اِنَّا اَنۡزَلۡنٰہُ ۔ وَالۡعٰدِیٰتِ ۔ اَلۡہٰکُمۡ قُلۡ یٰۤاَیُّہَا ۔ اِذَا جَآءَ ۔ قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ مین فقط اللّٰہُ اَکۡبَرُ کہے ۔ اور اِذَا زُلۡزِلَتِ ۔ اَلۡقَارِعَۃُ ۔ وَیۡلٌ لِّکُلِّ ۔ اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ ۔ لِاِیۡلٰفِ اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ ۔ اَلۡکَوۡثَرَ ۔ تَبَّتۡ یَدَا ۔ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ مین لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ کہے اور سورۂ ناس مین لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ کہے اور اس تکبیر کے سنت ہونے اور پڑھنے کا سبب یہ ہی کہ ایک روز کفارِ مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سوال کیا آپ نے فرمایا کہ اِسکا جواب کل دونگا مگر انشاء اللہ کا لفظ اسمین نہ فرمایا پس حق تعالٰی نے اسکے عوض وحی منقطع کردی پھر کفار لوگ خوش ہوکر کہنے لگے کہ تیرے خدا نے تجکو چھوڑدیا اس بات پر آنحضرت ؑ نہایت مغموم ہوئے کہ معاً وحی نازل ہوئی وَالضُّحٰی یا وَاللَّیۡلِ سے پھر فرمایا آپ نے خوش ہوکر اَللّٰہُ اَکۡبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ بلکہ فرمایا ساتھ وصل کے یعنی فَحَدِّثۡ

(۵۶) اللهُ اَکبرُ وفر غب اللهُ اکبرُ **سوال**⁵⁶ یہ سب کلمات جو تلاوت مین پڑھنے کے لیے بیان کیئے گئے ہین نماز کے اندر بھی پڑھے جائینگے یا نہین **جواب** یہ کُل کلمات تلاوت مین پڑھے جائین گے نماز مین نہین مگر ہان جو کوئی قاری ابن کثیر کی قراءۃ پڑھے وہ صرف تکبیر کو نماز غیر نماز دونون مین کہے اسلیے کہ تکبیر کہنا آخر والضحیٰ سے اُنھین سے بروایت بزی منقول ہی اور باقی چھ قاریون کے نزدیک جو باتباع ابن کثیر کے تکبیر کہنا معمول بہ ہی تلاوت کی حالت مین ہی نماز مین نہین اور یھی مسئلہ ہمارے مذہب حنفی کا ہی کہ انکے نزدیک بھی یہ سب کلمات تلاوت مین کہے جاتے ہین لیکن شافعیؒ اسکے خلاف ہین اونکے نزدیک نماز غیر نماز دونون مین پڑھے جاتے ہین **سوال**⁵⁷

(۵۷) وقت ختم قرآن کے جو تین بار سورۂ اخلاص پڑھا جاتا ہی اسکا سبب کیا ہی اور بسم اللہ جو اول باراوسکی سرے پر پکار کر پڑھتے ہین یہ کس وجہ و غرض سے اور تین بار پڑھنا اسکا جائز ہی یا نہین **جواب** وقت ختم قرآن کے سورۂ اخلاص کو تین بار پڑھنے مین اول حکمت یہ ہی کہ یہ سورہ ثواب مین برابر تہائی قرآن کے ہی تو بلاشک اسکے تین بار پڑھنے سے ایک ختم قرآن کا ثواب ہوجائیگا دوسری حکمت یہ کہ اسکے تین بار پڑھنے سے قرآن پڑھنے مین جو جو خلل واقع ہوئے ہین وہ دفع ہوجائینگے اور بسم اللہ کو جو ایک مرتبہ سرے سورہ پر تراویح مین یا تلاوت مین پکار کر پڑھتے

ہین وہ اس سبب سے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بسم اللہ جزو قرآن ہی
نہ جزو ہر سورہ پس بہ پابندی تقلید اون کی تکمیل ختم قرآن کی غرض سے
یکبار سرے سورہ اخلاص پر بسم اللہ پکار کر پڑھ لیتے ہین تا ختم کامل ہو
لیکن اس جگہ یہ عمل لوگون کا خلاف قراءۃ اپنے قاری امام عاصمؒ کی ہی
اس وجہ سے کہ نزدیک اون کے بسم اللہ جزو ہر سورہ ہی اور جب جزو ہر
سورہ ہی تو ہم لوگ پر جو قراءۃ اونکی پڑھتے ہین واجب ہے کہ تلاوت
و تراویح مین اوپر ہر سورۂ قرآن کے بسم اللہ کو پکار کر پڑھین اگر اس مین
کوئی معترض ہو کہ ہم مقلد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہین تقلید اون کی
اس جگہ ہم پر واجب ہی تو جواب اوسکا یہ ہی کہ یہان بیان قراءۃ قرآن کا ہی اور
قراءۃ قرآن مین تقلید قرار کی کیجاتی ہی نہ فقہا کی تو پھر کیا سبب اور کیسی سمجھ کہ
تمام قرآن مین تو تقلید قراءۃ امام عاصمؒ کی کیجائے اور بسم اللہ مین امام ابو حنیفہؒ
کی پس اسکے نہ عمل کرنے مین حسب اصول کتب قراءۃ متواترہ کے قاری قرآن
کی سراسر غفلت و سستی و نادانی ہی اور تراویح مین سامعین قرآن کے لیے
بالکل نقصانی کہ ایک سو چودہ آیتین چھوٹتی ہین اور کامل قرآن سننے سے
محروم رہتے ہین اور تین بار پڑھنا اسکا بموجب قول ملا علی قاری مکی کی شرح
شاطبی سے اور نیز شرح منیۃ سے بقول ابو اللیث مستحسن ہی سوال (۵۸)
وقت ختم قرآن شریف کے بعد والناس و الحمد شریف کے الٓمٓ سے مفلحون

تک پڑھکر ختم کرنا چاہیے یا اسکے بعد آیات متفرقہ پڑھکر تمام کرنا چاہیے
جواب وقت ختم قرآن کے طریقہ ختم مسنون یون ہی کہ جب قاری
قرآن آخر والناس پر پہونچے تو اوسیوقت دوسرا قرآن شروع کرے اور
مُفلِحُون تک پڑھ لے اور اسپر اکثر حافظون اور معتبر قاریون کا عمل ہی اور اسکی
سوا جو بعض بعض حافظ و قاری آتین دعا کی قرآن مجید سے چھانٹ چھانٹ
کر جنکے سرے پر ربنا و اللھم وغیرہ ہی پڑھتے ہین اسکی کچھ اصل
نہین ہی اسطرح پڑھنا ہرگز نہ چاہیے سؤال ۵۹ عوام الناس اور بعض (۵۹)
خواص مین جو سات نام شیاطین کے سورہ فاتحہ مین دُلِل ہرب
کبو کنع کنس نعل بعل مشہور ہین کیا ہین اور کیونکر ہین
صحیح ہین یا غلط جواب یہ نام شیطانون کے جو عام اور خاص مین
مشہور ہین بموجب قول ملا علی قاری و ملا جلال الدین سیوطی رحمہما اللہ کے
غلط ہین صحیح تر یون ہی کہ تمام قرآن مسلسل ہی اسکو اسطرح پڑھنا چاہیے
کہ ایک کلمہ کا حق دوسرے کلمہ مین نہ ملجائے مثل لڑی موتیون کے کہ
ہر موتی علحدہ ہے اور پھر ملا ہوا درمیان لڑی کے سؤال ۶۰ نصف (۶۰)
قرآن شریف کا باعتبار کلمات اور آیات اور سُوَر اور حروف کے کہان
کہان کس کس کلمہ اور سورہ و حرف پر ہے جواب جاننا چاہیے کہ
نصف قرآن کا باعتبار کلمات کے سورۂ حج کے کلمہ وَالجُلُود کی دال ہے

پر ہی اور باعتبار آیات کے سورۂ شعراء کے لفظ یَاَفِکُوْنَ ○ پر اور بشمار سورہ کے سورۂ حدید کے آخر پر اور بلحاظ حرف کے مختلف بعض کے قول سے سورۂ کہف کے نُکْراً کے نون پر اور بعض کے قول سے نُکْراً کے کاف پر اور بعض کے قول سے وَالْیَتَلَطَّفْ کے تا پر ھکذا فی الاتقان

(۶۱) سوال[61] قرآن شریف مین سب سے پہلے کون آیت یا سورہ نازل ہوئی جواب جاننا چاہیے کہ قرآن کے اول اول آیۃ یا سورہ نازل ہونے مین اقوال مختلف ہین جیسا کہ مولانا جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تفسیر اتقان مین لکھتے ہین کہ اسمین چند مختلف اقوال نقل کیے گئے ہین سب سے پہلا قول جو صحیح ہی وہ یہ ہی کہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ○ نازل ہوئی اور دوسرا قول یہ کہ سب سے پہلے سورہ مدثر نازل ہوئی اور تیسرے قول مین سورۂ فاتحہ کہا گیا ہی اور چوتھے قول مین بِسْمِ اللّٰہِ کی طرف اشارہ ہوا ہی انتہیٰ مضمونہٗ

(۶۲) سوال[62] قرآن شریف مین سب سے پیچھے کون آیۃ نازل ہوئی جواب قرآن شریف مین سب سے پیچھے کی آیۃ اوترنے مین بھی بڑا اختلاف ہی ایک کا قول یہ ہی کہ سب کے پیچھے آیۃ وَاتَّقُوا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰہِ الخ نازل ہوئی اور دوسرے کا قول یہ ہی کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ اور تیسرے کا اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ اور چوتھے کا یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا

اور پانچوین کا یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکللۃ
اور چھٹے کا لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر سورہ تک اور
سورتون مین سب سے پیچھے سورہ براۃ نازل ہوئی کذافی المقنع و
ریاض الابرار۔ وتفسیر اتقان۔

بیان چند مسئلہ قرآن کہ برای قاریان قرآن نفع کثیر دارد

مسئلہ ۱

اللہ لا الہ الا ھو تمام قرآن مین چھہ جگہ ہے اول بقر مین
دوسرا آل عمران مین تیسرا نسار مین چوتھا طٰہٰ مین پانچوان نمل مین چھٹا تغابن مین

مسئلہ ۲

لفظ محمد ساری قرآن مین چار جگہ ہی پہلا آل عمران مین دوسرا احزاب تیسرا محمد چوتھا فتح مین

مسئلہ ۳

لفظ احمد تمام قرآن مین ایک جگہ ہی سورہ صف مین

مسئلہ ۴

لا الہ الا اللہ سارے قرآن مین دو جگہ ہی پہلا صافات مین دوسرا محمد صلعم مین

مسئلہ ۵

سبحٰن الذی تمام قرآن مین تین جگہ ہے پہلا ابتدا سورہ

اسرار مین دوسرا الیاسین شریف مین تیسرا زخرف مین

مسئلہ ۶

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ سارے قرآن مین ایک ہی جگہ ہے سورہ یٰسین کے آخر مین

مسئلہ ۷

لفظ عَالِمِیْنَ بکسر لام تمام قرآن مین چار جگہ ہے پہلا یوسف مین دوسرا اور تیسرا سورۂ انبیاء مین اور چوتھا سورۂ روم مین

مسئلہ ۸

لفظ ثَمَّ بفتح ثائے مثلثہ تمام قرآن مجید مین چار جگہ ہے پہلا بقر مین دوسرا شعراء مین تیسرا دہر مین چوتھا تکویر مین

مسئلہ ۹

لفظ یَوْمَئِذٍ بکسر میم سارے قرآن مین دو جگہ ہے پہلا سورۂ ہود مین اور دوسرا سورۃ المعارج مین

مسئلہ ۱۰

ذال کو دو پیش تمام قرآن مین ایک جگہ ہے سورۂ ہود مین ساتھ کلمۂ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا کے

مسئلہ ۱۱

لفظ اِسْمٰعِیْلُ بضم لام قرآن مین ایک جگہ ہے سورۂ بقر مین

مسئلہ ۱۲

اَلَمْ تَرَوْا واؤ کے ساتھ تمام قرآن مین دو جگہ ہے ایک سورۂ لقمان مین دوسرے سورۂ نوح مین

مسئلہ ۱۳

لفظ قُلُوْبُہُم بفتح با سارے قرآن مین پانچ جگہ ہے سورۂ مائدہ مین دو جگہ اور سورۂ توبہ مین ایک جگہ اور سورۂ حجرات مین ایک جگہ اور سورۂ صف مین ایک جگہ

مسئلہ ۱۴

شین کو دو زیر تمام قرآن مین چار جگہ ہے پہلا سورۂ اعراف مین بالفظ عَنْ قَابِشٍ دوسرا سورۂ رحمٰن مین بالفظ عَلٰی فُرُشٍ تیسرا سورۂ واقعہ مین بالفظ وَفُرُشٍ چوتھا سورۂ قریش مین بالفظ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ

مسئلہ ۱۵

شین کو دو پیش سارے قرآن مین ایک جگہ ہے سورۂ نمل مین بالفظ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ کے

مسئلہ ۱۶

سارے قرآن مین سات کلموں کے آخر ہای سکتہ حالتِ وقف و وصل مین ساکن رہتی ہے ایک بقر مین لَمْ یَتَسَنَّهْ دوسرا انعام مین فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ تیسرا کِتَابِیَهْ چوتھا حِسَابِیَهْ پانچوان مَالِیَهْ چھٹا سُلْطَانِیَهْ سورۂ حاقہ مین ساتوان سورۂ قارعہ مین وَمَآ اَدْرٰكَ مَاهِیَهْ

مسئلہ ۱۷

تیس واو اور اکتیس واو ایک آیت مین دو جگہ ہین تیس واو سورۂ نور مین اور اکتیس واو سورۂ احزاب مین

مسئلہ ۱۸

ایک رکوع کی ایک آیت تمام قرآن مین ایک جگہ ہی آخر سورۂ مزمل مین

مسئلہ ۱۹

خَالِدًا تمام قرآن مین تین جگہ ہی دو جگہ سورۂ نسار مین اور ایک جگہ سورۂ توبہ مین

مسئلہ ۲۰

اِنَّ فِیْ ذٰلِکُمْ بہ میم جمع سارے قرآن مین ایک جگہ ہی سورۂ انعام مین

مسئلہ ۲۱

اَمَّا یُشْرِکُوْنَ بفتح ہمزہ تمام قرآن مین ایک جگہ ہی سورۂ نمل مین

مسئلہ ۲۲

وَیَزِیْدُهُمْ بفتح دال قرآن مین دو جگہ ہی ایک سورۂ نور مین دوسرے سورۂ فاطر مین

مسئلہ ۲۳

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ بکسر را تمام قرآن مین ایک جگہ ہی سورۂ حٰم سجدہ مین

مسئلہ ۲۴

پینتیس ۳۵ میم ایک آیت مین تمام قرآن مین ایک جگہ ہین سورہ حج کے اول رکوع مین

مسئلہ ۲۵

دو ہمزے ایک کلمے مین اس طور پر کہ اول زبر ہو اور دوسرا پیش قرآن پاک مین تین جگہ ہین پہلا سورۂ

آلِ عمران مین قُلْ اَؤُنَبِّئُکُمْ دوسرا سورۂ صاد مین ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ تیسرا سورۂ قمر مین ءَاُلْقِیَ

مسئلہ ۲۶

دو ہمزہ دو کلمون مین اور دونون پیش قرآن شریف مین نہین آئے ہین مگر ایک جگہ یعنے سورۂ احقاف مین اَوْلِیَاءُ اُولٰئِكَ

مسئلہ ۲۷

سولہ میم ایک آیت مین سارے قرآنین ایک جگہہ ہین سورۂ ہود مین د رآیت قِیْلَ یٰنُوْحُ اھْبِطْ کی

مسئلہ ۲۸

لفظ ذَرْعًا ذال سے تمام قرآن مین دو جگہہ ہی پہلا سورۂ ہود مین دوسرا سورۂ عنکبوت مین سوائے اسکے سب جگہہ زار سے ہے

مسئلہ ۲۹

لفظ یُصْبِحُوْنَ صاد سے اور نیز سین سے سارے قرآن مین ایک ایک جگہہ ہی صاد سے سورۂ انبیار مین اور سین سے سورۂ مومن مین

مسئلہ ۳۰

لفظ وَاللّٰهِ بکسر ہا قرآنین ایک جگہہ ہی سورۂ انعام مین وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ

مسئلہ ۳۱

اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ قرآن مین ایک جا ہی سورۂ اعراف مین اور وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ چھ جگہہ سورۂ بقر و آلِ عمران د توبہ و نور و روم و لقمان مین اور فَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ چار جگہہ سورۂ اعراف و مومنون و حشر و

تغابن میں اور صرف هُمُ الْمُفْلِحُونَ سورۂ حشر میں

مسئلہ ۳۲

عین کو تشدید تمام قرآن میں نو جگہ ہی پہلا سورۂ انعام میں يَصَّعَّدُ دوسرا ہُود میں فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ تیسرا لقمان میں وَلَا تُصَعِّرْ چوتھا و پانچواں سورۂ طور میں يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا چھٹا سورۂ کورت میں سُعِّرَتْ ساتواں سورہ بروج میں فَعَّالٌ آٹھواں سورۂ فجر میں وَنَعَّمَهُ نواں سورۃ الماعون میں يَدُعُّ الْيَتِيمَ

مسئلہ ۳۳

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ تمام قرآن میں دو جگہ ہی پہلا سورۂ بقر میں اور دوسرا عسق میں

مسئلہ ۳۴

إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ سارے قرآن میں ایک جگہ ہی سورۂ یوسف میں

مسئلہ ۳۵

إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ قرآن میں دو جگہ ہی ایک بقر میں دوسرے حج میں

مسئلہ ۳۶

إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ دو جگہ ہی پہلا آل عمران میں اور دوسرا تحریم میں

مسئلہ ۳۷

فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سورۂ انعام میں

مسئلہ ۳۸

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمُ سارے قرآن مین دو جگہ ہی پہلا سورہ فاتحہ مین دوسرا صافات مین

مسئلہ ۳۹

وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ تمام قرآن مین دو جگہ ہی پہلا سورہ بقر مین اور دوسرا سورہ ممتحنہ مین

مسئلہ ۴۰

نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ تمام قرآن مین ایک جگہ ہے سورہ انفعال مین

مسئلہ ۴۱

فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ سورہ حج مین فقط

تمت

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

تقریظ دلپذیر چکیدہ قلم معجز رقم تاج القرا سراج الحفاظ جناب حکیم مولوی حافظ قاری محمد عبد العلیم صاحب پانی پتی دام فیضہ

جناب حافظ محمد عبد الخالق صاحب سلمہ اللہ تعالی - از عبد العلیم عفی عنہ

بعد سلام مسنون آنکہ حسب تحریر سامی اس رسالہ پر نظر ڈالی - آپنے نہایت محنت سے متعلق روایت حفص کے مسائل ضبط کیے ہین البتہ ہندوستان مین اسوقت خدمت اس فن کی اشد ضرورت ہی آپنے اس ضرورت مین حصہ لیا جزاک اللہ اعظمت اللہ

اہل ہند اس فن قرارۃ خصوصاً ارکن تجوید سے اسدرجہ ناواقف ہین کہ عموماً صحیح پڑہنے والے قرآن کو غلط اور غلط کو صحیح شمار کرتے ہین بلکہ سماعت اہل ہند اسقدر جہ ناآشنا ہی کہ قوۃ ممیزہ من الصحیح والغلط بالکل باطل ومعدوم ہو چکی ہر ہر خطہ نے علیحدہ موافق اپنے اپنے خیال ولہجہ کے قرآن بناکر پڑھنے کا نام قرارۃ رکھ لیا اور علیحدہ علیحدہ لہجہ سے نام زد کیا ورنہ اگر موافق قواعد تجویدیہ کے قرآن پڑھا جاوے تو اہل ہند کیا۔ بلکہ تمام دنیا کے پڑھنے والونکا ایک ہی ڈھنگ ہو۔ کیونکہ بموجب حدیث شریف اقراء القران علی لحن العرب کے ایک طریقہ خواندگی قرآن کا ثابت ہوتا ہی علاوہ غفلت عوام کے علمائے ہند بھی اس فن سے بہت کم آشنا ہین اور اسکی طرف سے کمال بے توجہی فرما رہے ہین فقط حقیر عبد العلیم ابن حضرت مولانا قاری عبد الرحمن صاحب مرحوم مغفور پانی پتی

تقریظ جناب حافظ امیر الدین صاحب بے نظیر عم فیضہ

الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ رسالہ مولفہ عزیزم حافظ محمد عبد الخالق سلمہ بہت خوش اسلوب ونہایت مرغوب ہی اور قاریان قرارۃ امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ بروایت حفص کے لیے مخزن جمیع وجوہ ہے کتبہ محمد امیر الدین غفرلہ

بعد حمد پروردگار عالم ونعت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ اندنون بفضل حضرت باری کتاب لاجواب مسمی بہ نافع القاری از تصنیف حافظ محمد عبد الخالق صاحب متوطن قصبہ دربھنگہ بہ حسن بالا کاکام عاجز محمد عبد القیوم خلف جناب حاجی محمد یعقوب صاحب تاجر کتب کلکتہ بماہ فروری ۱۸۹۸ عیسوی بہ مطبع قیومی کانپور جلوہ آرائے مشتاقان ہوئی

اعلان

واضح ہو کہ اس کتاب کا حق تالیف محفوظ ہی لہذا کوئی
صاحب قصد طبع نہ فرمایٔن فائدے کے عوض نقصان نہ اٹھاوین
جس قدر جلدین مطلوب ہون مشتہر سے یا حاجی
سید جان صاحب تاجر کتب پٹنہ محلہ گورہٹہ سے طلب فرمایین

المشتہر

محمد عبد الجلیل و محمد حنیف تاجران کتب دربھنگہ
محلہ باقر گنج ڈاکخانہ لہریا سراے